The Result of Different Religions

Published in Nur-i-Afshan October 1873

By. Rev. Elwood Morris Wherry

(1843–1927)

مختلف مذاہب کا نتیجہ

دنیامیں بے شمار اور مختلف ادیان کے رائج ہونے سے ہر فرد بشر بخوبی واقف ہے نہ صرف واقف بلکہ ہر اہل مذہب کے دلی تعصب آپس میں کی عداوت۔ضد۔بغض۔حسد۔ایکدوسرے کی عیب جوی اور نقص گیری اور اپنے اپنے فخر اور بڑائی جتانے کا قائلِ۔اور یہ امر بھی کچھ محتاج بیان نہیں ہے کے ہر مذہب محض اپنے آپ کہ ہی اصل اور ناجیہ اور باقی سب کو مصنوعی اور مرتد بتارہاہیں۔ کس نگوید کہ دوغ من ترش ست، یہ ثابت کرنا کہ اُنکا یہ دعوے ازروے مقابلہ اُنکے فروع واصول کے غلط ہے یا صحیح کچھ آسان امر نہیں ہے کیونکہ انمیں سے کوئی بھی ایسا نظر نہیں آتا جنسے معجزہ یا کرامت کواپنی بنیاد نہ ٹھہرائی ہواور اِس امر کو گو عقل انسانی بہ سبب خرق عادت کے سراسری قبول نہیں کرسکتی تاہم اُنکے قایلوں کے ساتھ متفق ہو کر ہم بھی قائیل ہیں اور تسلیم کرتے ہیں کہ قادر مطلق خدا کے آگے اپنے بندوں کی معرفت معجزہ وکرامات کا دکھلانا کچھ بڑی بات نہیں ہے مگر خوراک کو ہم ایمان کا منحصر قلبہ نہیں ٹھہرا سکتے۔بیشک جس زمانہ میں معجزہ دکھایا جاتا تھا بہت لوگ محض اسی سبب قائلِ ہوتے اور ایمان لاتے تھے مگر فی زمانا جبکہ یہ چیز عنقاء کا حکم رکھتی ہے تو پھر چاہیے کہ کوئی قائِل نہ ہو اور ایمان نہ لائے حالانکہ ایسا نہیں ہے بیشار ایماندار لوگ جواب موجود ہیں اُنکی ایمانداری کا موجب صرف مذہب کی اندرونی شہادت ہے نہ کہ بیرونی جو معجزہ وغیرہ سے مطلب ہے۔مگر باندک تامل یہ اندرونی شہادت بھی صرف اُنکے لیے ہی کافی دکھائی دیتی ہے جواُس مذہب کے اول سے ہی متقدّ ہیں اور نہ کہ غیروں کے لیے۔ایک شخص کی عینک سے شاید دوسرا نہیں دیکھ سکیگا۔

ہر کس نجیال خویش ربطی دارو

البتہ یہ بات ایک قابل تسلیم نظر آتی ہے کہ اگر کل مذاہب کے نتائج کو آپسمیں مقابلہ کرکے دیکھاجاوئے کہ کس مذہب نے اپنی بھاری برکتیں عطا کر کے انسان کو چاہ ضلالت سے اوج ہدایت پر پہنچایا اور اُسکے تنگ وتاریک دل کو اپنے نور کی روشنی اور فیض کی برکت سے منور اور کشادہ کر دیا۔سچیّ عدالت نیک اخلاق اور راست بازی کو اپنے متقدّوں میں پھیلایا اور اُنکو اِس دنیامیں خوشی اور ابدی برکت کی امید سے مالامال بنادتوالبتہ جبکہ دنیانمو نہ آخرت مشہور ہے تواغلب ہے کہ ایسا مذہب اپنے دعوے ناجنیہ اور سچے ہو میں میں سچا ہو۔پس نظر امتحان جب ہم ہندو دھرم کو بیدک سے پرانک تک گو اُسکے اقسام بیشمار ہوگئے ہیں اور بدہ لاسہ وُغیرہ بت کو جومہت سے ممالک مشرقی میں رائج ہے اور مذہب اسلام کو جو عہد محمد صاحب سے تاآج تک مشتہر ہے اور جسکے ستر اور دو بہتر فریق مشہور ہیں اور کسدی زردشت وغیرہ پرانے مذہبوں کو جواب ایک طرح سے مذہب اسلام میں ہی مخلوط معلوم دیتے ہیں دیکھتے ہیں تو صاف نظر آتا ہے کہ کسی نے بھی اِنمیں سے بہبودی وبہتری خلائیق دینداری وپرہیزگاری راستبازی اور دلکی پاکیزگی عورت کی آزادگی بچونکی حفاظت بردہ فروشی کی ممانعت بنج بیوپار لین دین وغیرہ دنیوی معاملات میں صفائی معاملہ اور رفاہ عام شائیستگی کے پھیلانے میں کچھ ترقی نہیں کی ہے حالانکہ یہ سب مزاہب اپنے اپنے طور پر دنیا کے بہت سے حصوّں کو اپنا متقد بنا چکے ہیں اور بعض بعض اب بھی اپنے زور میں ہیں۔اگر تعصب کو چھوڑ کر بلا طرفداری منصفانہ غور کیجاوے تو یہ اوصاف کامل اور مکمل مذہب مسیحی کی تعلیم میں موجود پائے جاتے ہیں اور صرف اُن مقامات میں جہاں اِس مذہب کا

سچاّاجراء اصلی اور صاف طور پر بلاافراط و تفریط ہو رہا ہے نہ کہ اور ملکوں میں جہاں یہ دین اپنی اصلی صورت سے متغیر ہو کر بدعات اور مخترعات سے آلودہ ہو گیا ہے اِسکا عملدر آمت برائے ناپ ہے کیونکہ وہاں کی حالت کو بھی ہم دوسرے مزاہب کی حالت پر کسی نوع ترجیح نہیں دے سکتے۔ شاید مخالفین تخالف یا عداوت کے روسے اِس میرے قول کی نسبت بہت سے اعتراضات پیش کر سکتے ہیں اور کرینگے بھی مگر وہ صرف تعصب کے بھرے ہوئے دلکا جوش سمجھائیگا۔ کیونکہ اگر انصاف کو ہاتھ سے نہ چھوڑا جائے تو کل اوصاف جو عقل کے نزدیک رفاہ عام و انسان کی بہتری کے موجب ہیں اور مزاہب میں ڈھونڈے بھی نہ ملینگے۔ اب میں اِس آرٹیکل کو طول دینا نہیں چاہتا اور کسی اور موقعہ پر اسکی نسبت قیل و قول کرنیکا وعدہ کر کے ختم کرتا ہوں۔